رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دار الامان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | ۵ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲ اگست ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۷۵

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

جلسہ تحریک جدید میں

قادیان ۳۱ جولائی۔ آج کے جلسہ تحریک جدید میں جس کی مختصر روئداد دوسری جگہ درج ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تقریر فرمائی۔ وہ مفصل تو پھر شائع کی جائے گی۔ اس وقت اس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:۔

حضور نے فرمایا:۔

آج تحریک جدید کے دور دوم کے سال اول کا جلسہ ہے تحریک جدید کیا ہے؟ میں چار سال سے سنتا آ رہا ہوں۔ کہ تحریک جدید وہ قدیم تحریک ہے۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جاری کی گئی تھی۔ انجیل کے محاورہ کے مطابق ایک پُرانی شراب ہے۔ جو نئے برتنوں میں پیش کی جا رہی ہے۔ مگر وہ شراب نہیں۔ جو بدمست کردے۔ اور عقلوں پر پردہ ڈال دے بلکہ وہ شراب جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس کے پینے سے نہ تو سر دکھے گا اور نہ ہی انسان بہکی بہکی باتیں کرے گا۔ ایک نُور تھا۔ جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دُنیا میں لائے۔ ایسا نور جو اس سے پہلے دُنیا کو کبھی نہیں ملا۔ کیسی نابینا آنکھیں ہیں وہ۔ کیسے کور دل ہیں وہ۔ اور کیسے خر دماغ ہیں وہ جو قرآن کریم۔ انجیل۔ اور بائیبل۔ اور دوسری مذہبی کتابیں دیکھتے ہیں۔ اور پھر انہیں قرآن کریم کی خوبی اور برتری نظر نہیں آتی۔ وہ حسن کا مجموعہ۔ اور جلوہ الٰہی کا آئینہ ہے جس کے لفظ لفظ سے خدا تعالیٰ کی شان ٹپکتی۔ اور جس کے حرف حرف سے اللہ تعالیٰ کے وصال کی بُو آتی ہے۔ کونسی کتاب ہے۔ جو اس کے مقابلہ میں ٹھہر سکے۔ مگر افسوس مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کی اس پاک کتاب کی طرف سے توجہ ہٹالی۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو مسلمانوں نے پس پشت ڈال دیا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خدا تعالیٰ نے ایک فارسی الاصل انسان کو مبعوث فرمایا جسے خدا نے کہا کہ جاؤ۔ اور قرآن کریم کے نور کو دُنیا میں پھیلاؤ۔ جاؤ اور ہماری صداقت سے دُنیا کو روشناس کرو۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے نور کو دُنیا میں قائم کیا۔ اور ایک ایسی جماعت قائم فرمائی۔ جو صحابہ رضٖ کا نمونہ ہے۔ اور جس پر بھی وہی ذمہ واریاں عائد ہیں۔ جو صحابہ رضٖ پر تھیں۔ ایک روحانی جنگ ہے۔ جو اس وقت لڑی جا رہی ہے۔ ایسی حالت میں یہ خیال کر لینا کہ آج یا کل یا پرسوں ہماری جماعت کا کام ختم ہو جائے گا۔ اور وہ آرام کا سانس لے سکے گی۔ بالکل غلط ہے۔ الٰہی سلسلوں میں وہی لوگ ثابت قدم رہا کرتے ہیں۔ جن کے ایمان بغیر شرط کے ہوں:۔

اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سورہ توبہ کے چھٹے رکوع میں فرماتا ہے۔ کہ اے مومنو۔ تمہیں کیا ہو گیا۔ جب تم کو کہا جاتا ہے۔ کہ خدا کے رستہ میں باہر نکلو۔ تو تمہارے لئے ہلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیا تم اس ورلی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو۔ یاد رکھو۔ اس ورلی زندگی کا فائدہ آخرت کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ یہ نصیحت کرتا ہے۔ کہ مومن کا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کی آواز سن کر آگے بڑھے۔ مگر منافق کی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کا قدم پیچھے کی طرف ہٹ جائے:۔

اس کے بعد حضور نے جماعت کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے اور منافقین کے بعض اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:۔

اگر تم نے دیانت داری سے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ تو اے مردو اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے۔ کہ تحریک جدید کے اغراض اور مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین اور آسمان کا خدا جانتا ہے۔ کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ تم آگے بڑھو۔ اور اپنا تن۔ اپنا من۔ اور اپنا دھن خدا۔ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے قربان کر دو:۔

مطالبات تحریک جدید کے متعلق جماعت احمدیہ قادیان کا عظیم الشان جلسہ

قادیان ۳۱ جولائی ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۳ جولائی کو تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق ہر احمدی جماعت کو جس جلسہ کے منعقد کرنے کا ارشاد فرمایا تھا وہ آج ۴ بجے بعد دوپہر زیر صدارت جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے مسجد اقصےٰ میں منعقد کیا گیا۔ جس میں بہت سے اصحاب نے تقریریں کیں۔ ذیل میں ان تقریروں کا ملخص درج کیا جاتا ہے۔ خواتین کا جلسہ علیحدہ منعقد ہوا ؛

مولوی ابو العطاء صاحب کی تقریر

آپ نے سادہ زندگی کے متعلق تقریر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ سادہ زندگی اختیار کرنے سے (۱) انسان کو روحانیت کا اعلےٰ مقام حاصل ہوسکتا ہے۔ (۲) قربانی کا صحیح جذبہ پیدا ہوتا ہے (۳) صحت اچھی رہتی ہے (۴) آئندہ نسل میں عمدہ عادات پیدا ہوتی ہیں۔ (۵) تبلیغ کے لئے بے حد سہولتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ (۶) باہمی مواخات و مواسات پیدا ہوتی ہے۔ اور چھوٹے بڑے کا امتیاز نہیں رہتا۔ نیز (۷) دنیا میں قیام امن کا بھی یہ ذریعہ ہے۔ کہ سادہ زندگی اختیار کی جائے ؛

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کی تقریر

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے اپنی تقریر میں بیان کیا۔ احباب تفقہ فی الدین کے لئے اپنے بچوں کو قادیان تعلیم دلانے کے لئے بھیجیں۔ تاکہ ان کی تربیت ہو سکے۔ اور علم دین حاصل کرنے کے بعد دین کی خدمت کر سکیں نیز صاحب حیثیت لوگ جو اپنے بچوں کو اعلےٰ تعلیم دلانا چاہیں۔ وہ اس کمیٹی کے مشورہ کے بعد تعلیم دلائیں۔ جو اس غرض کے لئے بنائی گئی ہے۔ بظاہر انسان جب اپنے بچوں کو کمیٹی کے سپرد کرے گا۔ تو وہ اپنی خواہش کی قربانی کریگا۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کمیٹی کے پاس چونکہ ضروری معلومات کا ذخیرہ ہوگا اسلئے زیادہ مناسب اور مفید مشورہ تعلیم کے متعلق دے سکیگی

جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی تقریر

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا جس وقت جماعت احمدیہ مخالفین کے نرغہ میں پھنسی ہوئی تھی۔ اس وقت اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جماعت کی کامیابی کے لئے مطالبات تحریک جدید پیش فرمائے۔ یہ مطالبات جماعت کے لئے مخالفین کے مقابلہ میں کامیابی کا ذریعہ ہیں۔ ان مطالبات میں سے ایک مطالبہ امانت جائداد کا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ احباب جماعت اپنی آمد کا ⅕ سے ⅓ حصہ جس میں چندے بھی شامل ہوں ادا کریں۔ اور چندوں کی ادائیگی کے بعد جو رقم باقی بچے وہ صدر انجمن احمدیہ کے پاس بطور امانت جمع ہوتی رہے جو نقد یا جائداد کی صورت میں انکو ادا کی جائے گی۔ اس مطالبہ کو پورا کرنے پر جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور حکم کی تعمیل سے ثواب حاصل ہوگا۔ وہاں اس سے اپنے اہل و عیال میں کفایت شعاری کی عادت پیدا ہو جائے گی۔ پس احباب کو اس میں ضرور شریک ہونا چاہیئے۔ ایک مطالبہ مخالفین کے پروپیگنڈا کا مقابلہ کرنے کے متعلق ہے۔ یعنی انکے پروپیگنڈا سے جو بد اثرات پیدا ہوں۔ انہیں دور کیا جائے۔ تقریروں کے ذریعہ بھی اور ٹریکٹوں کے ذریعہ بھی۔ اس کے لئے ایک تو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور دوسرے کام کرنے والے آدمیوں کی۔ مگر مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اسکی طرف ابھی تک پوری توجہ نہیں کی گئی۔ حالانکہ یہ نہایت اہم اور ضروری مطالبہ ہے اب اس بارے میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔

ملک محمد عبد اللہ صاحب کی تقریر

ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل نے تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ جماعت احمدیہ کے ذمہ تمدن اسلام کو از سر نو قائم کرنا ہے اور وہ شاندار اسلامی روایات جو فراموش کر دی گئی ہیں انہیں دوبارہ زندہ کرنا ہے۔ ایسے عظیم الشان کام کی سر انجام دہی کے لئے وقتی چندوں پر انحصار نہیں کیا جا سکتا اسکے لئے ایک مستقل فنڈ جمع کرنا چاہیئے۔ جس کی آمدنی سے مستقل اخراجات چلائے جائیں۔ اور یہ فنڈ ۲۵ لاکھ روپے کا ہے۔ اسکے لئے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب سے بھی چندہ وصول کیا جا سکتا ہے۔

مولوی عبد الرحمن صاحب انور کی تقریر

مولوی عبد الرحمن صاحب انور نے بیان کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک مطالبہ یہ فرمایا ہے کہ مختلف علاقوں کی سیر کی جائے۔ ابتدا میں چند نوجوانوں نے یہ کام کیا۔ مگر بعد میں توجہ کم کی گئی۔ یہ ایسا مطالبہ نہیں کہ اب اسپر عمل کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ اسپر اب بھی باہمت دوستوں کو عمل کرنا چاہیئے۔ جب بھی وہ کسی علاقہ میں جائیں۔ وہاں کے حالات سے محکمہ متعلقہ کو اطلاع دیں دوسرا مطالبہ جو میرے ذمہ بیان کرنا ہے۔ وقف رخصت ہے۔ یہ مطالبہ جسقدر ضروری ہے۔ اور کوئی احمدی ایسی سہولتیں بھی جو یہ کہہ سکے کہ میں اس مطالبہ پر عمل نہیں کر سکتا۔ اس کی طرف بھی ضرور توجہ کرنی چاہیئے

مولوی ظہور حسین صاحب کی تقریر

اس کے بعد مولوی ظہور حسین صاحب نے دعا پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ یوں تو ہر مطالبہ نہایت اہم ہے اور ہر وقت اسے سامنے رکھنا چاہیئے مگر دعا والا مطالبہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کئے بغیر کوئی کام بخیر و خوبی سر انجام نہیں پا سکتا۔ دعا اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا ذریعہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی جماعتیں اسی ہتھیار کے ذریعہ کامیاب ہوتی رہی ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ خارجہ نے فرمایا ایک مطالبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ہم سے یہ کیا ہے کہ ہم اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ مسلمانوں کی اقتصادی حالت گری ہوئی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ کھاتے پیتے مسلمان مرد اپنے ہاتھ سے محنت و مشقت سے کام کرنا عار سمجھتے ہیں۔ اور عورتیں بھی گھر کا بہت تھوڑا کام کرتی ہیں۔ احمدی مردوں اور عورتوں میں یہ بات نہیں ہونی چاہیئے۔ انہیں مشقت سے کام کرنیکا اپنے آپکو عادی بنانا چاہیئے ؛

قاضی محمد نذیر صاحب کی تقریر

قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے بیان کیا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ اسلامی تمدن اختیار کرے یعنی وہ اسلامی احکام جن پر عمل کرنے میں موجودہ قانون سد راہ نہیں انکو جاری کیا جائے۔ مثلاً عورتوں کے حقوق ادا کرنا۔ وراثت کی تقسیم اسلامی شریعت کے مطابق کرنا سوائے ان امور کے جن میں حکومت دخل دیتی ہے۔ باقی سب امور کو محکمہ قضا کے سامنے پیش کرنا اور اسکے فیصلہ پر عمل کرنا ایسے مطالبات ہیں۔ جنکا ہر ایک احمدی کو پابند ہونا چاہیئے۔ ایک مطالبہ یہ بھی ہے کہ احمدی قادیان میں اپنے مکان بنائیں۔ اور اس طرح مرکز کو مضبوط کریں۔

چودہری حاجی احمد خانصاحب ایاز کی تقریر

چودہری حاجی احمد خانصاحب ایاز مجاہد پولینڈ و ہنگری نے بیان کیا کہ وقف زندگی کا مطالبہ کوئی مشکل مطالبہ نہیں۔ میرا ایمان ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت جو شخص بھی خدمت دین کے لئے نکلے وہ ہرگز ناکام نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی مشکل اسکے رستہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اس میں اپنے ذاتی تجربات کا بھی ذکر کیا اور کہا۔ احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ مجاہدانہ سپرٹ اپنے اندر پیدا کریں اور دیوانہ وار خدمت دین کے لئے اپنے آپکو پیش کریں۔

جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کی تقریر

آخر میں جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے تقریر فرمائی جس میں بیان کیا کہ آدمی جب اللہ تعالےٰ کے لئے کام کرے تو اسکی اجرت نہ مانگے بلکہ

حضرت لوط علیہ السلام کا واقعہ

(۲)

اہلِ سدوم کس ارادہ سے آئے تھے

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں "قرآن کہتا ہے۔ کہ وہ اس وقت بدفعلی کے ارادہ سے نہیں آئے تھے۔ اور آپ نے اس امر کے ثبوت میں آیت اولم ننھک عن العالمین کو پیش کیا ہے۔ کہ تو کیوں غیر لوگوں کو بستی میں لایا۔ جبکہ ہم نے تمہیں اجنبی لوگوں کو گاؤں میں لانے سے منع کیا ہؤا ہے۔ اور ومن قبل کانوا یعملون السیئات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ بے شک پہلے بدکاری کیا کرتے تھے۔ مگر اس وقت وہ اس کام کے لئے نہیں آئے تھے"

مگر اس کے خلاف مولوی ابوالعطاء صاحب فرماتے ہیں:۔ کہ

"قرآن مجید بصراحت فرماتا ہے۔ کہ سدومی حضرت لوط علیہ السلام کے مکان پر بہ نیت بد آئے تھے۔ ان پر بدی کا جنون سوار تھا۔ اور آیت ومن قبل کانوا یعملون السیئات سے اس امر کی نفی نہیں کی جا رہی۔ کہ وہ اس وقت بدی کی نیت سے آئے تھے۔ بلکہ اس جملہ کی وضعیت اس امر پر دلالت کر رہی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ سے جس بدی میں غرق تھے۔ اس کے ارتکاب کے لئے اس وقت آئے تھے۔ اور وہ انہیں مُرد (بے ریش) سمجھ کر آئے تھے۔ چنانچہ سورہ قمر میں صاف فرمایا ہے۔ ولقد راودوہ عن ضیفہ فطمسنا اعینھم"

میرے نزدیک حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے جو تحریر فرمایا ہے کہ وہ قرآن مجید کے بیان کے زیادہ مطابق معلوم ہوتا ہے۔ اور اس کی مندرجہ ذیل وجوہ ہیں:۔

۱۔ تین چار لڑکوں سے سدومیت کا ارتکاب کرنے کے لئے گاؤں کے چھوٹے بڑے لوگوں کا دوڑتے ہوئے چلے آنا اور حضرت لوط علیہ السلام کے گھر کا محاصرہ کر لینا قرین قیاس نہیں۔

۲۔ پھر آتے ہی ان کا اولم ننھک عن العالمین کہنا۔ کہ ہم نے تجھے غیر لوگوں کو ملنے اور انہیں گاؤں میں لانے سے منع کیا تھا۔ بتاتا ہے کہ وہ ارتکاب سدومیت کی نیت سے نہیں آئے تھے۔ بھلا وہ لوگ جن پر بدی کا جنون سوار تھا۔ اور وہ آمدہ مہمانوں کو حسین نوجوان خیال کرتے تھے۔ وہ کیسے کہہ سکتے تھے۔ کہ تم غیر علاقہ کے لوگوں کو کیوں لاتے ہو۔ اور ہم نے تو تمہیں اس سے منع کیا ہؤا ہے۔ بلکہ جیسا کہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ انہیں یہ کہنا مناسب تھا۔ کہ

"آپ نے تو آج بہت اچھا کام کیا۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر اسی طرح روزانہ آپ لوگوں کو ہمارے لئے گھیر کر لایا کریں گے"

۳۔ آیت ومن قبل کانوا یعملون السیئات سے بھی میرے نزدیک یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ وہ ہمیشہ سے جس بدی میں غرق تھے۔ اسی کے ارتکاب کے لئے اس وقت آئے تھے۔ یعنی سدومیت کے لئے۔ بلکہ اس آیت میں سیئات کا لفظ جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے جس سے یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اس قوم کی ہلاکت اور تباہی کا باعث ان کا صرف اسی روز کا مظاہرہ نہیں تھا بلکہ وہ پہلے بھی بہت سی بدیوں کا ارتکاب کرتے رہے تھے۔ جیسا کہ ان بدیوں کی تفصیل نمبر ۲ میں بیان کر چکا ہوں۔

۴۔ آیت ولقد راودوہ عن ضیفہ کے یہ معنی لینا۔ کہ وہ سدومیت کے ارادہ سے آئے تھے۔ ضروری نہیں ہے کیونکہ راودہ عنہ کے معنے ہمیشہ فاحشہ طلب کرنے کے نہیں ہوتے۔ چنانچہ مفردات میں لکھا ہے۔ المراودۃ ان تنازع غیرك فی الارادۃ یعنی مراودۃ کے معنے یہ ہیں۔ کہ انسان دوسرے کے ارادہ اور خواہش کے خلاف جب اپنی بات اور ارادہ منوانے کا قصد کرے سو ھی راودتنی عن نفسی کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس عورت نے حضرت یوسفؑ کے ارادہ اور خواہش کے خلاف اپنے ارادہ کو منوانے کی کوشش کی۔ اور تراود فتاھا عن نفسہ کے معنے ہیں۔ ای تصرفہ عن رایہ یعنی حضرت یوسفؑ کو اس کی اپنی رائے سے ہٹا کر اپنا مطلب نکالنا چاہتی ہے اور سنراود عنہ اباہ وانا لفاعلون کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہم اپنے باپ کو اس کی خواہش اور ارادہ کے خلاف اپنی بات منوا کر بنیامین کو لے آئیں گے۔ اور یقیناً ہم ایسا کر لیں گے۔ یہ ہمارے لئے کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ سو ولقد راودوہ عن ضیفہ فطمسنا اعینھم کے یہ معنے ہونگے۔ کہ انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام کی مرضی۔ اور خواہش کے خلاف ان کو مہمان نوازی سے روکنا چاہا۔ اور مہمانوں کو اپنے قبضہ میں لینے کا مطالبہ کیا۔ یا انہیں تکلیف پہونچانی چاہی۔ اور ایک معنے راودہ عن نفسہ وعلیھا کے خادعہ یعنی دوسرے کو دھوکا دینے کی کوشش کرنے کے بھی ہوتے ہیں۔ (محیط المحیط) اور ایک معنے مراودۃ کے المراجعۃ والمرادّۃ کے ہیں۔ کہ کسی بات کے متعلق تکرار کرنا۔ اور بار بار کہنا۔ اس لحاظ سے آیت کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے ان کے مہمانوں کے متعلق سخت تکرار کی۔ اور جھگڑا کیا۔ تو ہم نے ان کو ہلاک اور تباہ کر دیا۔ اور ان کا نام ونشان مٹا دیا۔

پس آیت ولقد راودوہ بھی اس امر کی صاف دلیل نہیں ہے کہ وہ سدومیت کے ارادہ سے اس روز آئے تھے۔

مہمان نوازی سے روکنا

۵۔ سورہ ہود اور سورہ حجر میں جہاں اس واقعہ کا ذکر آیا ہے۔ وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ باوجودیکہ نو وارد اشخاص اجنبی تھے لیکن پھر بھی آپ نے ان کے لئے فوراً کھانا تیار کیا۔ اس کے بعد حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ وہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رنگ میں رنگین تھے۔ اور یہود کا یہ خیال کہ وہ نعوذ باللہ طماع۔ اور حریص اور لالچی تھے غلط ہے وہ بھی باوجود نو واردوں کی اجنبیت اور شہر والوں کی مخالفت کے انہیں اپنے گھر لے آئے۔ اور مہمان نوازی کی۔ چنانچہ یہودی روایات میں لکھا ہے

"حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیمؑ کی نقل میں سدوم میں بھی مہمان نوازی کرتے تھے۔ بلکہ اہل سدوم کے اس اعلان کے بعد بھی کہ جو مہمان نواز ہوگا اسے جلا دیا جائے گا آپ رات کے وقت پوشیدگی میں مہمان نوازی کرتے رہے

پھر پیدائش کا ایک مفسر لکھتا ہے کہ سدوم کی تباہی کے وقت حضرت لوط کی چار بیٹیاں تھیں۔ دو شادی شدہ تھیں اور دو غیر شادی شدہ۔ لیکن اس سے پہلے ان کی ایک اور لڑکی تھی جس کا نام "[illegible]" تھا۔ جو ایک سدومی سے بیاہی ہوئی تھیں۔ وہ بھی پوشیدہ طور پر مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ لیکن ایک روز لوگوں کو اس امر کا پتہ چل گیا۔ اور انہوں نے اس پر جلائے جانے کا حکم جاری کیا۔ (جیوش انسائیکلوپیڈیا مطبوعہ نیویارک زیر لفظ لوط)

ان قدیم روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سدومی مہمان نوازی کے سخت مخالف تھے۔ اور حضرت لوط علیہ السلام مہمان نوازی کی بھی تبلیغ کرتے۔ اور قطع سبیل سے روکتے تھے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ عرب میں مہمان نوازی امتیازی طور پر نسلاً بعد نسلٍ جاری رہی۔

اور سننا زعہ فیہ واقعہ میں درحقیقت ان کی اسی بدی کا ذکر ہے۔ کہ وُہ نہ تو خود مہمان نواز تھے۔ بلکہ دوسروں کو بھی مہمان نوازی جیسے نیکی کے کام سے روکتے۔ اور ایسے نیکی کے کام آزادی سے نہ کرنے دیتے تھے چنانچہ آیت ولاتخزون فی ضیفی میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ تم میرے مہمانوں کی وجہ سے میری بے عزتی مت کرو اور مجھے ندامت دو۔

(الخزی العقاب منجلا)

چونکہ وُہ قوم آپ کے حالات سے خوب واقف تھی۔ اور آپ کی نیکی۔ اور تقویٰ۔ اور خیر خواہی کا انکار نہیں کر سکتی تھی۔ اس وجہ سے آپ انی لکم رسول امین کے الفاظ میں اپنے دعوے کا بانگِ دہل اعلان فرمایا کرتے تھے۔ اور اس زمانہ میں بادشاہوں کے آپس میں لڑنے اور پھر حضرت لوط علیہ السلام کے دشمن بادشاہ کے ہاتھ میں اسیر ہونے سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت لوطؑ مخالف بادشاہ سے لڑے بھی ہوں اور پھر حضرت ابراھیم علیہ السلام سدومیوں کی آزادی کا باعث ہوئے تھے۔ اس لئے حضرت لوط علیہ السلام علانیہ کہتے ہوں گے۔ کہ دیکھو۔ میں تمہارے ساتھ مل کر دشمنوں سے لڑا قید ہوا۔ ہر قسم کی میں نے تکالیف برداشت کیں۔ پھر میرے چچا نے تمہیں ظالم بادشاہ کے چنگل سے رہائی دلوائی۔ کیا تم نے کبھی دیکھا کہ میں نے اس شہر کے خلاف جس میں میں رہتا ہوں کوئی سازش کی ہو۔ یا کسی وقت غداری کا مرتکب ہوا ہوں۔ جب نہیں۔ تو اب جبکہ خداتعالےٰ نے مجھے تمہاری ہدایت کے لئے مبعوث کیا ہے تم کہتے ہو کہ میں دشمن وطن ہوں۔ اور اجنبی لوگوں سے ساز باز کر کے تم پر حاکم بننا چاہتا ہوں۔ چنانچہ بائبل میں لکھا ہے۔ کہ انہوں نے کہا۔ دیکھو یہ شخص باہر سے آکر یہاں رہا۔ اور اب ہم پر حکومت کرنا چاہتا ہے

الیس منکم رجل رشید کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار نہیں۔ جو اتنی موٹی بات سمجھ سکے۔ کہ جب میں نے اپنے اوپر تمہارے شہر کی خاطر ہر قسم کی تکالیف برداشت کیں۔ اور میں اس میں ایک شہری کی حیثیت سے رہا۔ اپنا مکان بنایا۔ اپنی لڑکیوں کی تم سے شادیاں کیں۔ پھر تم کیونکر یہ خیال کر سکتے ہو کہ میں دوسرے شہروں کے لوگوں سے سازش کر کے تم پر حملہ کرانا چاہتا ہوں۔

یہ بہت ممکن ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام شریروں کی شرارت کے ڈر سے پوشیدہ طور پر مہمان لایا کرتے ہوں۔ اور چونکہ سدوم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انھا لبسبیل مقیم کہ وُہ ایک چلتے راستہ پر واقع تھا جس کے نزول قرآن کے وقت بھی آثار باقی تھے۔ اور عرب کے فلسطین و شام کو آنے والے قافلے اس راستہ سے گزرتے تھے۔ شام کے وقت شہر سے باہر نکلتے ہوں گے۔ اور اگر کوئی بھولا بھٹکا مسافر ہوتا تو اسے اپنے گھر پناہ دیتے ہوں گے۔ اسی طرح یہ مہمان بھی تھے۔ شام کے وقت ہی ان کے پاس پہونچے تھے۔ اہل سدوم کو پہلے بھی اس قسم کی رپورٹیں پہونچتی ہونگی۔ کہ حضرت لوط علیہ السلام ان کی مرضی کے خلاف مہمان نوازی کرتے ہیں۔ اور اجنبی لوگوں کو اپنے گھر میں لاتے ہیں۔ مگر جب یہ مہمان آئے تو انہیں علم ہو گیا۔ اس لئے اہل شہر خوشی خوشی آئے۔ کہ پہلے تو کبھی قابو میں نہیں آتے تھے۔ لیکن آج تو بر وقت پتہ لگ گیا ہے۔ اس لئے شہر کے بدمعاش اور آوارہ لوگ اپنے لیڈروں کے پیچھے لگ گئے۔ اور شور مچاتے ہوئے حضرت لوط علیہ السلام کے مکان پر پہونچ گئے حضرت لوط علیہ السلام شور سنکر باہر تشریف لائے۔ آنے کا سبب پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیں یہ رپورٹ ملی ہے۔ کہ آپ کے ہاں کچھ اجنبی اشخاص آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان ھٰؤلاء ضیفی فلا تفضحون۔ کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں۔ تم مجھے رسوا مت کرو۔ فاتقوا اللہ فلا تخزنون اور خدا سے ڈرو۔ اور مجھے ذلیل مت کرو۔ اور سزا کا مستحق مت سمجھو ضیفی کے لفظ سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ انہوں نے ان اشخاص پر جاسوسی کا الزام لگایا ہو گا۔ اور حضرت لوط علیہ السلام پر وطن سے غداری کا۔ کہ مخالفوں سے ساز باز رکھتے ہیں۔ اگر وہ سدومیت کے لئے آئے ہوتے تو انہیں یہ کہہ کر ٹالنا کہ یہ تو میرے مہمان ہیں کوئی مفید مطلب نہیں تھا۔ وہ مہمان ہوں یا غیر مہمان سدومیت کی نیت سے آنے والوں کے لئے برابر تھا۔

بیٹیوں کو بطور یرغمال پیش کرنا

درحقیقت حضرت لوط علیہ السلام نے ضیفی کے الفاظ میں انکو اطمینان دلایا ہے۔ کہ یہ لوگ ایسے نہیں ہیں۔ جیسے کہ تم خیال کرتے ہو۔ یہ تو مہمان ہیں۔ پھر مہمان بھی میرے ہیں۔ جسے تم نے ہر وقت اور ہر رنگ میں امین پایا ہے۔ پس مجھ پر غداری کا الزام اور میرے مہمانوں پر جاسوسی کی تہمت لگانا درست نہیں ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ اولم ننھک عن العالمین۔ بے شک ہم آپ پر تو کوئی الزام نہیں لگا سکتے۔ لیکن ہمیں دوسرے لوگوں کا جو باہر سے آئے ہیں کیا پتہ ہے۔ کیا ہم نے دوسروں کو یہاں لانے سے نہیں روکا۔ قال ھؤلاء بناتی ان کنتم فاعلین تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو جب تمہیں میری وفاداری کا اقرار ہے۔ اور جانتے ہو کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ اور میں نے ساری زندگی تمہاری بہتری اور خیر خواہی میں گزاری ہے۔ اور یہ بھی تمہیں علم ہے۔ کہ میں نے اپنی تمام زندگی میں ایک مرتبہ بھی جھوٹ نہیں بولا۔ تو آج جن لوگوں کے متعلق میں یقین دلاتا ہوں کہ ان ھؤلاء ضیفی کہ یہ لوگ جاسوس نہیں۔ بلکہ میرے مہمان ہیں۔ تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتے۔ اور خیال کرتے ہو کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ اب عام رواج کی رو سے تمہیں یقین دلانے کا صرف ایک ہی ذریعہ باقی ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ میری بیٹیاں ہیں۔ جن کے شائد آپ نے نام بھی لے دئے ہونگے وہ بطور یرغمال سمجھیں۔ اگر یہ لوگ واقعی جاسوس ثابت ہوئے۔ جیسا کہ تمہارا خیال ہے۔ تو تم میری بیٹیوں کو عام رواج کے مطابق سزا دے سکتے ہو۔ اس سے زیادہ اور کونسی ضمانت تمہیں یقین دلانے کیلئے پیش کر سکتا ہوں۔ اس آیت میں ھن اطھر لکم کے الفاظ نہیں۔ دوسری جگہ ھن اطھر لکم کے بھی الفاظ ہیں۔ جس سے مراد یہ ہے کہ ان میری بیٹیوں سے جو میں بطور ضمانت پیش کرتا ہوں۔ تمہارے دلوں کو ان شکوک و شبہات سے جو ان مہمانوں کے متعلق پیدا ہو رہے ہیں۔ اور کوئی چیز زیادہ پاک اور صاف کرنے والی نہیں ہو سکتی۔ لیکن انہوں نے نہایت بے دردی کے ساتھ حقارت آمیز لہجہ میں اس صورت کو بھی ٹھکرا دیا اور کہدیا لقد علمت ما لنا فی بناتک من حق وانک لتعلم ما نرید۔ کہ آپ یقینی طور پر جانتے ہیں۔ کہ آپ کی لڑکیوں کے متعلق ہمیں عام رواج کے مطابق یرغمال کے طور پر لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ یا یہ کہ ہمیں ان پر کوئی اعتراض نہیں۔ ہمیں ان سے کوئی تکلیف نہیں پہونچی۔ ہم کیوں انہیں خواہ مخواہ سزا دیں۔ اور آپ کو یہ بھی بخوبی علم ہے۔ کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی اس روز کی مہمان نوازی کے خلاف ہیں۔ اور نہیں چاہتے کہ کوئی اجنبی آپ کے پاس آکر ٹھہرے۔ اور ہم تو ایسے کرنے والوں کو سزا دئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ بہتر یہی ہے۔ کہ آپ اپنی تبلیغ سے باز آجائیں۔ یا یہاں سے کسی اور جگہ تشریف لے جائیں

جب دیکھا کہ وہ کسی طرح باز نہیں آتے۔ اور اپنی شرارت پر تلے ہوئے ہیں۔ پہلے تو مہمانوں کا سوال تھا۔ اور اب میرے اخراج کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور جانے کا نام نہیں لیتے۔ اور ادھر مہمان بھی اندر سے تمام گفتگو اور جھگڑا سن رہے ہوں گے اس وقت طبعی طور پر حضرت لوط علیہ السلام کے دل پر اپنی اس بے بسی اور کمزوری کو دیکھ کر پھر اجنبی مہمانوں کی موجودگی میں ایک عجیب قسم کی کیفیت طاری ہوئی ہوگی۔ تب آپ نے اس رقت کی حالت میں فرمایا۔ لوان لی بکم قوۃ او اٰوی الی رکن شدید کہ اب تو تمہیں شرارتوں سے باز رکھنے کی صرف دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ میرے پاس قوت ہوتی۔ تو میں تمہارا مقابلہ کر کے تمہیں اس سے روکتا۔ وہ تو نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ میں خدا سے ملتجی ہوتا ہوں۔ کہ وہ تمہیں تمہاری شرارتوں کا بدلہ دے چنانچہ ان مہمانوں نے آپ کی اس حالت کو دیکھ کر کہا۔ یا لوط انا رسل ربک لن یصلوا الیک کہ اے لوط کوئی فکر مت کر ہم تیرے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ تجھے کوئی ضرر نہیں پہونچا سکیں گے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ نہ صرف مہمانوں کو تکلیف دینے کی غرض سے آئے تھے۔ بلکہ لوط علیہ السلام کو بھی تکلیف دینا چاہتے تھے۔ ان پیغامبروں نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو ہجرت کا حکم سنایا۔ کہ اب یہ بستی اس قابل نہیں رہی۔ کہ اس میں خدا کا نیک بندہ ایک رات بھی گزارے۔ سو آج رات ہی یہاں سے نکل جائیں۔ چنانچہ وہ رات کے وقت وہاں سے نکل گئے۔ اور صبح ہوتے ہی سدومی لوگ تباہ کر دیئے گئے ؛

برغمال کا رواج

برغمال کا رواج بہت پرانے زمانہ سے پایا جاتا ہے۔ انگریزی زبان میں اسے Hostage کہتے ہیں۔ اور اس کی سزا بعض وقت قتل ہوتی تھی۔ اس کے متعلق لکھا ہے۔

The Practice of taking hostage is very ancient

کہ برغمال رکھنے کا رواج بہت ہی پرانا ہے۔ اور رومن باجگذار نوابوں یا جاگیرداروں کے بیٹوں کو بطور برغمال لیا کرتے اور انہیں روم میں تعلیم دیا کرتے تھے۔ (غرض یہ بھی ہوتی تھی کہ تا وہ باجگذار نواب و رئیس بغاوت نہ کریں۔) انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۴ زیر لفظ Hostage

پھر لکھا ہے۔ کہ برغمال کا رواج بہت قدیم زمانہ سے پایا جاتا ہے۔ اور اس وقت ایک ملزم یا مہتمم شخص کے عوض میں ایک شخص بطور برغمال رکھا جاتا تھا۔ (انسائیکلوپیڈیا سوشل سائینز مولفہ Edwin زیر لفظ Shurety ship and Gauronty.

پس اس قدیمی رواج کے مطابق ان تین مہمانوں کے عوض میں حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی بیٹیاں بطور برغمال پیش کرنی چاہیں۔ لیکن چونکہ عام قاعدہ بیٹوں کو بطور برغمال رکھنے کا تھا۔ یا یہ کہ کچھ بیٹیاں آپ کی بیاہی ہوئی بھی تھیں اس لئے انہوں نے انکار کر دیا۔ اور کہا ہم اس بات کو بھی منظور نہیں کرتے۔

پس میرے نزدیک قرآن مجید کے بیان کے مطابق برغمال والے معنے لینے زیادہ صحیح ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

اگرچہ نبی مومنوں کا باپ ہوتا ہے نہ کہ کافروں کا لیکن پھر بھی مجازی طور پر اگر بنات سے مراد تمام قوم کی عورتیں لیجائیں۔ تو یہ معنے بھی ھٰؤلاء بناتی کے ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ معنے اسی صورت میں لینا موزوں ہونگے۔ جبکہ یہ تسلیم کیا جائے کہ وہ سدومیت کی نیت سے آئے تھے

لفظ سدومیت کا استعمال

لواطت کے لفظ کا استعمال میں ہمیشہ پسند کرتا تھا۔ کیونکہ اس کا اشتقاق لفظ لوط سے ہے۔ چنانچہ مفردات میں لکھا ہے کہ یہ لفظ لوط کے لفظ سے مشتق ہے۔ جو اس بدفعل سے روکنے والے تھے۔ لیکن مجھے اس لفظ کا استعمال اس لئے مکروہ لگتا ہے۔ کہ ایک نبی جو اس بدفعل سے روکنے کے لئے آیا اسی کے نام سے اس فاحشہ کا نام تجویز کیا جائے۔ لیکن اب جو میں نے اس واقعہ کے متعلق انگریزی کی کتب کا مطالعہ کیا تو اس میں لواطت کے لفظ کی بجائے Sodomy پایا جو اہل سدوم کی اس خاص قسم کی بدی کے اظہار کیلئے نہایت موزوں ہے۔ عربی میں اس بستی کا نام سدوم ہے۔ اس لئے سدومیت کا لفظ استعمال کیا جایا کرے۔ تو زیادہ موزوں ہوگا۔ اور اسی لئے میں نے اپنے مضمون میں اس لفظ کی بجائے سدومیت کا لفظ اختیار کیا ہے۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین ؛ خاکسار۔ جلال الدین

لالہ کلیانداس صاحب رئیس ملتان کا بیان اور سندھ کے ایک نوجوان کے تاثرات

مجھے ایک صاحب الیس طفیل محمد صاحب نے سندھ سے ایک خط میں تحریر کیا ہے کہ ان پر لالہ کلیانداس صاحب کے بیان میں مندرجہ الفضل ۷ رجولائی ۱۹۳۸ء کے مطالعہ سے خاص قسم کا اثر ہوا ہے۔ میں نے ان کے خط کے جواب میں جہاں ان کو لالہ کلیانداس صاحب کے پتہ کی وضاحت کی ہے۔ وہاں لالہ صاحب کے کشف سے جو انکشافات ہوئے ہیں ان کا ذکر بھی مختصراً کیا ہے۔ سندھ کے نوجوان کا اصل خط اور اس کا جواب واقفیت عامہ کے لئے درج اخبار کیا جاتا ہے۔ خاکسار حشمت اللہ

ایک نوجوان کا خط

مکرمی بندہ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب انچارج نور ہسپتال۔ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبل اس کے کہ آپ کو تکلیف دوں یہ لکھ دینا ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ میں ایک ایسی جگہ بیٹھا ہوں جو ایک جنگل ہے۔ جہاں کوئی مذہبی محفل نہیں۔

لیکن کچھ عرصہ سے بابو محمد شریف صاحب "جو آج کل کنری فیکٹری میں بطور انچارج فیکٹری ہیں" سے سلسلہ ملاقات شروع ہے۔ اور اکثر ان سے مذہبی موضوع پر گفتگو ہوا کرتی ہے۔ آج چند یوم ہوئے دوران بحث میں انہوں نے مجھے اخبار الفضل میں ایک مضمون بعنوان "صداقت احمدیت کے متعلق ایک ہندو رئیس کا بیان" پڑھایا۔ جس میں لالہ کلیانداس صاحب رئیس اعظم ملتان کی ملاقات حضرت خلیفہ صاحب سے ۳۰ رمئی ۱۹۳۸ء کو ٹرین میں اور پھر اس کے بعد جو خط وکتابت آپ سے ہوئی درج تھی مجھے تمام مضمون پڑھکر پتہ نہیں کیا ہوا۔ عجیب کشمکش تھی۔ اور میں دل سے کئی قسم کے سوالات کرتا تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ کوئی خفیہ طاقت تھی جو میرے اندر کام کرتی تھی۔ اور مجھے مجبور کرتی تھی۔ کہ میں مزید حالات دریافت کروں اب جو تکلیف میں آپ کو دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ برائے نوازش مجھے لالہ صاحب مذکور کا ایڈریس لکھکر مشکور فرماویں۔ یہاں پر قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ مجھے کیوں انکا ایڈریس معلوم کرنے کی ضرورت ہوئی۔ اس سے میرا مقصد خدا جانتا ہے یہ نہیں کہ آپ سے کسی قسم کی بدظنی ہے بلکہ مجھے تلاش حق اور اپنی معلومات میں اضافہ کرنا ہے ؛ الیس طفیل محمد کنری (سندھ) سے ریلوے

جواب خط

برادر مکرم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ لالہ کلیانداس صاحب مشہور آدمی ہیں - اور ملتان شہر کے رئیس ہیں - سو ان کا اسی قدر پتہ کافی ہے- آپ کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ۷ ؍ جولائی کے الفضل میں شائع شدہ مضمون کے سوا دوسری تاریخوں کے پرچوں میں اسی سلسلہ کے مضامین نہیں پڑھے - سو آپ ۱۲ ؍ - ۱۷ ؍ - ۲۱ ؍ - اور ۲۷ ؍ جولائی کے اخباروں کا بھی مطالعہ کریں - اس کے بعد غالباً آپ کو کسی مزید تحقیق کی ضرورت نہ ہوگی- لیکن براہ راست لالہ صاحب موصوف سے دریافت کر لینا زیادہ باعث اطمینان ہوگا -

آپ نے جو یہ تحریر کیا ہے- کہ "تمام مضمون پڑھ کر پتہ نہیں کہ کیا ہوا؟" سو یہی حال بہت سے اور لوگوں کا بھی ہوا ہے -خود میرا تو یہ حال ہے کہ کم از کم دس دفعہ اس مضمون کو پڑھ چکا ہوں - اور ہر وقت قدرت الہٰی کا نظارہ سامنے رہتا ہے-

اسلام کے کامل مذہب ہونیکا ثبوت

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناہ یعنی آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا - اور میں نے اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا ہے- یہ نہایت ہی سچی اور محکم بات ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وفات اسی طرح مقدر تھی - جس طرح آپ سے پہلے لاکھوں انبیاء کے لئے تھی - اور باوجودیکہ آپ نے دنیا میں ایک ایسی جماعت قائم کر دی - جو اللہ تعالےٰ کے ذکر کو بلند کرنے والی تھی اور آپ کے اس تزکیہ کا اثر ایک لمبی مدت تک رہا - لیکن جیسا کہ قاعدہ ہے کہ جب سامنے نمونہ نہ رہے- تو لوگوں کے اعمال میں تغیر آجاتا ہے - ایسا ہی اسلام میں ہوا۔ مگر جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ بالا آیت میں فرمایا ہے- کہ ورضیت لکم الاسلام دیناً ہ یعنی میں نے تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا ہے اس دین کی تجدید کا سلسلہ جاری رکھا۔ تمام صدیوں کے سر پر مجدد آتے رہے جو دین کو تازہ کرتے رہے- تاہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے بُعد پڑھتے جانے کی وجہ سے مسلمانوں میں علاوہ شدید اختلافات کے بے عملی اور بدعملی پیدا ہوگئی اور وہ پاکیزہ اور کامل مذہب اپنوں اور بیگانوں کی نظر میں حقیر معلوم ہونے لگا اگر اپنوں نے اس کو ناقابل عمل سمجھ کر دست برداری اختیار کر لی تو بیگانوں نے اس کو لاوارث جان کر اپنے پاؤں کے نیچے روندنا چاہا - الغرض ضرورت متقاضی تھی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پھر تشریف لائیں اور تجدید دین فرمائیں اور از سر نو دنیا میں ایسی جماعت قائم کریں جو صحابہ کی جماعت کا نمونہ ہو۔ سو اللہ تعالےٰ نے اس ضرورت کے پورا کرنے کا انتظام پہلے ہی سے کر دیا تھا -جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم (سورہ جمعہ) یعنی امی صحابہ کے علاوہ وہ لوگ ہونگے جو کافی مدت کے بعد ہونگے ان کو بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے نشانات دکھلائینگے اور ان کو پاک کریں گے - ان میں سے بدعملیاں دور کر کے نیک عملی قائم کرینگے اور ان کو کتاب (قرآن کریم) کا علم سکھا کر حکمت سے بھرپور کر دیں گے اور یہ کام غالب حکمت والے (خدا) کے ہاتھوں ہوگا۔

ابناء فارس کی بعثت

جب یہ آیت نازل ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے پڑھ کر سنائی تو ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ہی ان لوگوں کا تزکیہ فرمائیں گے جو ہم سے بعد نے والے ہیں اور ہم سے ملے نہیں - اس وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا- لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل اور رجال من ابناء الفارس یعنی اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا تو ابناء فارس میں سے ایک شخص یا اشخاص اس کو واپس لے آئیں گے۔

پس ایک طرف تو یہ پیشگوئی کہ اگر ایمان دنیا سے اٹھ بھی جائے گا - تب بھی ابناء فارس میں سے ایک شخص یا زیادہ اشخاص اسے واپس دنیا میں لے آئیں گے۔ دوسری طرف یہ زمانہ ایسا آگیا تھا- کہ لوگوں کے دلوں سے ایمان بالکل نکل چکا تھا اور عمل جا چکا تھا ٹھیک ایسے وقت میں ایک فارسی الاصل شخص کھڑا ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے نصرت پاکر اسلام کے حقائق ایسے اعلےٰ درجہ پر ظاہر فرماتا ہے- کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ وہ دشمن جو اسلام کو پامال کرنے پر تلے ہوتے تھے۔ اپنا سا منہ لے کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور ایک گروہ مسلمانوں کا جن کو اسلام سے محبت تھی اس کے گرد اس طرح جمع ہو جاتا ہے- جس طرح پیاسے شیریں چشمہ کے گرد جمع ہوتے ہیں- پھر وہ فارسی الاصل خدا تعالےٰ سے وحی پاکر ہزاروں نشانات الہٰی دکھلاتا اور ان لوگوں کے ایمانوں کو مضبوط کرتا اور ان کو شریعت اسلام کا کلی پابند بنا کر صحابہ کی جماعت کا نمونہ دنیا میں قائم فرما دیتا ہے

نہایت عجیب منظر

الغرض یہ ایک عجیب منظر ہے جو ہمیں نظر آرہا ہے۔ کہ کس طرح قرآن کریم کی پیشگوئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہمارے سامنے پورا ہو رہا ہے۔ لیکن جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہوتی ہے وہ نہایت کھلی سے کھلی بات کا بھی انکار کر دیتے ہیں ویسے ہی لوگوں نے کج بحثی کے طور پر یہ بھی کہہ دیا کہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فارسی الاصل نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان پر اتمام حجت کی جائے - سو اس نے ایک غیر مذہب کے معزز شخص[1] کو چنا کہ عراق میں کسی خاص غرض کے ماتحت جائے اور مختلف مزاروں کی زیارت کرے اور جب حضرت سلمان فارسی کے مزار پر اندرونی زیارت کی خواہش رکھتا ہوا پہنچے تو اللہ تعالےٰ ان کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی شبیہ مبارک کشفاً دکھلائے -جس کے دیکھنے سے اس کو بے حد سرور اور اطمینان قلب حاصل ہو۔

اس واقعہ پر چار سال گذر جاتے ہیں اس قدر لمبے عرصہ کے بعد خانپور کے سٹیشن پر ۳۰ ؍ مئی ۳۸ئہ کو جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نورانی چہرہ پر نظر پڑتی ہے تو وہ چار سال پہلے کا دیکھا ہوا نظارہ آن واحد میں اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور اس پر ایسا اثر ہوتا ہے- کہ اس کو شبہ پڑنے لگتا ہے کہ میں کہیں بے ہوش تو نہیں یا کوئی دماغی عارضہ تو نہیں ہوگیا - لیکن نہیں ایسا ہرگز نہیں تھا وہ اس وقت بھی ہوش میں تھا جب کہ حضرت سلمان فارسی کے روضہ پر کشف دیکھ رہا تھا - اور اس وقت بھی جب کہ اس کی نظر حضرت محمود ایدہ اللہ کے نورانی چہرہ پر پڑ رہی تھی - اس کشف نے بتلا دیا کہ حضرت امیر المومنین وہی ہیں جن کے متعلق مخبر صادق محمد رسول اللہ خاتم النبیین نے بشارت دی تھی کہ وہ ایمان کو ثریا سے واپس لائینگے

عظیم الشان بشارت

کیا ہی عظیم الشان بشارت ہے اسلام کی سچائی پر اور کیا ہی عظیم الشان بشارت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے پورا ہونے پر اور کیا ہی عظیم الشان بشارت ہے سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر جس کو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے قائم فرمایا اور کیا ہی عظیم الشان شہادت ہے حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی صداقت پر۔ ہم جس قدر

---

[1] وہ لالہ کلیان داس صاحب رئیس اعظم ملتان

وصایا منسوخ

مندرجہ ذیل موصیان کی وصایا اس وجہ سے منسوخ کی گئیں ہیں۔ کہ کئی سال سے ان کی طرف سے حصہ آمد وصول نہیں ہوا۔ نہ ہی ان کی کوئی جائیداد وصیت میں درج ہے۔

(۱) مستری عبدالرشید صاحب ساکن کھنہ وصیت ۴۰۳۲ (۲) میاں مہر دین صاحب ساکن علیوال جنابل وصیت نمبر ۴۰۹۰ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔

اکسیر فتق

پانی اترا یا ہو لجمی یا شحمی کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے بیضے حد اعتدال پر آکر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترآنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپے (۳)

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے قیمت دو روپے (۲) نوٹ، اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱ ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۳۴ء

بحکم جناب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اللہ دتا۔ دینا پسران محمدی ذات جٹ موضع کٹھووال تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۵ ۸/۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہاں مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۵ جولائی ۳۸ سنہ ۱۹۳۸ء

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

(مہر۔ قرضہ مصالحتی بورڈ دسوہہ)

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا لیں۔

سندھ میں حصول اراضی

کا

ایک نادر موقعہ

میں اپنے رقبہ نصرت آباد میں ایک واٹر کورس جو کہ نہایت اعلیٰ رقبہ پر بھی مشتمل ہے۔ نصف بیع اور نصف ٹھیکہ پر دینا چاہتا ہوں۔ کل رقبہ قریباً ۷½ سو ایکڑ ہے۔ نصف رقبہ سندھ کی بہترین اراضیات میں شمار ہوتا ہے۔ ریلوے سٹیشن سے آدھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ پانی نہایت عمدہ ہے۔ انجمن کے رقبوں سے ملحق ہے۔ نصف رقبہ خریدشدہ ہے۔ جسکی ۲۰ سال کی اقساط ہیں۔ ۳ سال کی قسطیں اداشدہ ہیں۔ خریدار کو اداشدہ رقم کا اسوقت قریباً ۱۲ ہزار روپیہ ادا کرنا پڑے گا۔ باقی ماندہ رقبہ پانچ سال کے ٹھیکہ پر ہوگا۔ ٹھیکہ فی ایکڑ ۵ روپیہ ہے۔ زمیندار احباب کے لئے نادر موقعہ ہے محنتی ہوشیار زمیندار اس کی آمد سے قسطیں ادا کر کے مالک بن سکتا ہے۔ رقبہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے معلوم ہونا چاہئے۔ کہ آج کل سندھ میں سرکاری اراضیات سہل الحصول نہیں ہیں۔ اور یہ سرکاری رقبہ ہے۔

خاکسار

خان عبداللہ خان آف مالیر کوٹلہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بمبئی۔ ۳۰ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ان تمام سرکاری ملازموں کو جنہوں نے ۱۹۳۰ء کی سول نافرمانی میں استعفے دیئے تھے۔ دوبارہ ملازمت میں لیا جائیگا بشرطیکہ وہ جسمانی طور پر اس کے اہل ہوں نیز سول نافرمانی کے زمانے کی تمام ضبط شدہ پنشنیں بھی بحال کر دی گئی ہیں۔

رنگون۔ ۳۰ جولائی۔ شہر میں ابھی تک ہیجان پھیلا ہوا ہے۔ لیکن حالات بہت حد تک بہتر ہو گئے ہیں تاہم ٹریفک کی حالت معمول پر نہیں آئی۔ بازار ابھی تک بند ہیں اور خورد و نوش کا سامان دستیاب نہیں ہوتا۔ فساد میں دو لاکھ کے مالی نقصان کا اندازہ ہے اس وقت تک ۱۵ اشخاص ہلاک اور ۲۰۰ مجروح ہو چکے ہیں۔ مغربی رنگون میں کئی لاشیں پڑی ہیں۔ جنہیں ابھی تک اٹھایا نہیں گیا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۳۵ اشخاص ہلاک اور ۲۷۹ زخمی ہو چکے ہیں۔

پشاور۔ ۳۰ جولائی۔ جب ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد بنوں ڈاکہ کے سلسلہ میں بنوں گئے اور مجروحین اور ان لوگوں سے جن کا نقصان ہوا ہے باتیں کر رہے تھے تو سی آئی ڈی کے ایک آدمی نے ان کی باتوں کو قلمبند کرنا شروع کر دیا۔ جب ڈاکٹر خان صاحب نے دیکھا تو کہا کہ اسے ہتھکڑی لگا دی جائے۔ اس پر قلمبند کرنے والے نے جواب دیتے ہوئے کہا یہ میری ڈیوٹی ہے۔

نئی دہلی۔ ۳۰ جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ لیگ کا آئندہ اجلاس بہار میں کرسمس یا ایسٹر کے ایام میں منعقد کیا جائے۔ نیز اس اجلاس میں ایک انڈسٹریل نمائش کی جائے۔ دو سب کمیٹیاں بنانے کا فیصلہ ہوا۔ ایک پریس میں مسلم لیگ کا پروپیگنڈا کرے گی دوسری سب کمیٹی مسلم نیشنل گارڈ بنانے کے سوال پر غور کرے گی۔ یہ تجویز بھی زیر بحث آئی۔ کہ فلسطین کو ایک ڈیپوٹیشن بھیجا جائے

الہ آباد۔ ۳۰ جولائی معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۲۰ ستمبر کو واردھا میں منعقد ہوگا۔

ناگپور۔ ۲۹ جولائی۔ بابو راجندر پرشاد نے بنگال اور بہار کے لیڈروں کی کانفرنس واردھا میں بلائی ہے جو دونوں صوبوں کے جھگڑوں کو طے کرنے کی کوشش کریگی۔

کلکتہ۔ ۲۹ جولائی۔ وزیر اعظم بنگال نے کانگرس ہائی کمانڈ اور گاندھی جی سے اپیل کی ہے کہ بنگال میں کانگرسی لیڈر انفرادی طور پر یا بنگال پراونشل کانگرس فساد اور جھگڑے کرانے کا موجب نہ بنے۔ بنگال میں کانگرسی جو کھیل کھیلنا چاہتے ہیں وہ خطرناک ہے۔

لنڈن۔ ۲۹ جولائی۔ لارڈ لنلتھگو روزانہ انڈیا آفس میں آتے اور وزیر ہند سے تبادلہ خیالات کرتے رہتے ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاستوں میں جمہوری طرز حکومت کے اجرا کا فیصلہ کر دیا گیا ہے یعنی ریاستوں میں بھی اسمبلیاں بن جائیں گی جب یہ ہو جائے گا تو انڈین فیڈریشن کے لئے انتخاب ۱۹۳۹ء کے خاتمہ میں ہونگے۔

ناگپور۔ ۲۹ جولائی۔ آج گورنر سی پی نے سی۔ پی اسمبلی میں کانگرس پارٹی کے نئے لیڈر پنڈت روی شنکر شکل کو ملاقات کا موقع دیا۔ اس کے بعد سرکاری اعلان شائع کیا گیا۔ کہ سی پی کی آئندہ وزارت حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی۔ پنڈت روی شنکر شکل۔ مسٹر دوارکا پرشاد مسٹر ڈی کے مہتہ۔ مسٹر ایس وی گوکھلے اور مسٹر سی۔ جے بھرڈکا۔ چھٹے ممبر کا بعد میں اعلان کیا جائیگا۔ گذشتہ شام کو گورنر نے وزراء سے حلف وفاداری لیا۔ نیز سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ گورنر سی پی نے ڈاکٹر کھارے کی وزارت کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

پٹنہ۔ ۳۰ جولائی۔ بھاگلپور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یہاں کل شام زبردست بلوہ ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رتھ یاترا کے جلوس کے خاتمہ پر ہندو واپس اپنے گھروں کو جا رہے تھے کہ مسلمانوں نے جو مختلف نوعیت کے اسلحہ سے مسلح تھے ان پر حملہ کر دیا کئی آدمی مجروح ہوئے سرکاری بیان مظہر ہے کہ ۴ ہندو ہلاک اور ۲۷ زخمی ہوئے اور ۴ مسلمان بھی مجروح ہوئے۔ صورت حالات پر قابو پا لیا گیا۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے آج رات سے کرفیو آرڈر بھی جاری ہو جائے گا۔

شملہ۔ ۲۹ جولائی۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ہفتہ کی رات کو جس قبائلی لشکر نے بنوں شہر پر حملہ کیا تھا وہ اس وقت قبائلی علاقہ میں موجود ہے اور اس کی نقل و حرکت کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ اسہ خیل سے ۴ میل دور ایک گاؤں کے آدمی گذشتہ ایام میں دودیل کے نواح میں کئی وارداتیں کر چکے ہیں۔ چنانچہ سرکاری فوج نے اس گاؤں کا محاصرہ کر کے ۴ آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے اور دو برجوں کو مسمار کر دیا گیا ہے جو شورش پسند افراد کی سرگرمیوں کا مرکز تھے۔ شمالی وزیرستان میں ابھی تک شورش کا سلسلہ جاری ہے۔ لیکن جنوبی وزیرستان میں ہر طرح کا امن ہے

ایتھنز۔ ۲۹ جولائی۔ اطلاع مظہر ہے کہ یونان کے جزیرہ کریٹ میں بغاوت ہو گئی ہے۔ قریباً دو تین ہزار باغیوں نے شہر پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ باغیوں کے مقابلہ کے لئے کمک روانہ کر دی گئی ہے۔ سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ باغی زیادہ عرصہ تک اپنی سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکیں گے عنقریب انہیں کچل دیا جائے گا۔

کلکتہ۔ ۲۹ جولائی۔ اکرم پور پرگنہ سے دریاؤں میں طغیانی کے متعلق نہایت تشویشناک خبریں موصول ہو رہی ہیں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں دریائے پدم میں چھ انچ پانی چڑھ آیا ہے۔ منشی گنج کی سڑکیں بازار۔ دیوانی اور فوجداری عدالتوں کے احاطے۔ ڈاکخانہ کا احاطہ اور شہر کے تقریباً ۷۰ فیصدی مکانات زیر آب ہو گئے ہیں۔

رنگون۔ ۲۹ جولائی۔ آج شام کے قریب شہر کے مشرقی حصہ میں پولیس کو مشتعل ہجوم پر تین مرتبہ گولی چلانی پڑی جس کی وجہ سے ۶ آدمی زخمی ہوئے اس سے پہلے کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ شہر کے مختلف حصوں میں دن بھر فساد ہوتا رہا فساد پسند عناصر پولیس کی نظروں سے اوجھل ہو کر ایک دوسرے پر حملے کرتے تھے۔ آج کے فسادات میں ۲ آدمی ہلاک اور ۲۳ مجروح ہوئے۔ گویا کل اور آج ۲۴ آدمی ہلاک اور ۱۰۰ کے قریب زخمی ہوئے۔ مقامی حکام اس کوشش میں ہیں کہ جن علاقوں میں برمیوں کی کثرت ہے وہاں سے ہندوستانیوں کو نکال دیا جائے اور جن علاقوں میں ہندوستانیوں کی آبادی زیادہ ہے۔ وہاں سے برمیوں کو نکال دیا جائے۔ بعد کی خبر ہے کہ فوج نے ان تمام اہم مقامات میں صورت حالات پر قابو پا لیا ہے۔ نیز سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اعلان کیا ہے۔ کہ جس شخص کو کسی دوسرے شخص پر حملہ کرتے دیکھا گیا یا مال لوٹتا دیکھا گیا تو اسے گولی مار دی جائے گی

لاہور۔ ۲۹ جولائی۔ پنجاب کے دیہات میں میڈیکل ریلیف میں توسیع کرنے کے لئے گورنمنٹ ایک اور تجویز پر عمل کر رہی ہے۔ اس وقت دیہات سدھار کے سلسلہ میں ڈسپنسریوں کے ڈاکٹر دیہات میں دورہ کرتے تھے۔ ان کے علاوہ ۵۷ ڈاکٹر دیہات میں ہر ہفتہ دورہ کیا کریں گے۔ ہر ایک ڈاکٹر چار دیہات کا دورہ کرے گا۔ اس طرح ایک ماہ میں ۱۲۰۰ دیہات کو طبی امداد مل جائے گی

بیت المقدس۔ ۲۹ جولائی فلسطین میں فسادات جاری ہیں۔ آج یہودیوں کے ایک بازار میں دو کارآمد بم پڑے ہوئے ملے۔ ایک اور اطلاع ہے کہ مصر و فلسطین سیکشن پر ایک گاڑی کو پٹڑی سے الٹ دیا گیا۔ جس سے چھ مسافر ہلاک ہوئے

نیویارک۔ ۲۹ جولائی۔ امریکہ کا ایک بحری طیارہ بحر الکاہل میں کہیں گم ہو گیا ہے اس طیارہ میں ۶ مسافر اور ۹ ہواباز

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی